مولانا نور بخش توکلی کے متعلق ایک دیوبندی شبہ کا ازالہ

از:- مولانا میثم عباس قادری رضوی، لاہور پاکستان

بعض دیوبندی تحریرات میں یہ اعتراض پڑھنے میں آیا ہے کہ مولانا نور بخش توکلی صاحب نے اپنی کتاب ''سیرتِ رسولِ عربی'' میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کے نام کے ساتھ ''رحمۃ اللہ علیہ'' لکھا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کو مسلمان سمجھتے تھے۔ راقم نے ضروری سمجھا کہ اس شبہے کا جواب دے کر اس کی وضاحت کردی جائے، راقم کے پاس ''سیرتِ رسولِ عربی'' کے پہلے ایڈیشن کا عکسی ایڈیشن موجود ہے، جسے ''الفیصل ناشران وتاجرانِ کتب، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور'' نے شائع کیا ہے۔ اس ایڈیشن میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کے نام کے ساتھ ''رحمۃ اللہ علیہ'' کے الفاظ پر مشتمل مکمل کلمۂ ترحیم نہیں بلکہ اس کا اختصار ''ؒ'' درج ہے۔

دیوبندی اعتراض کا پہلا الزامی جواب

دیوبندی مولوی کا ولید بن مغیرہ کے نام کے ساتھ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی علامت ''ؓ'' لکھنا:

مولوی سمیع الرحمان دیوبندی نے اپنی کتاب میں مشہور گستاخِ رسول ولید بن مغیرہ کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کی علامت ''ؓ'' لکھی ہے ملاحظہ ہو کتاب ''آئینہ غیر مقلدیت'' صفحہ ۳۴ (مطبوعہ مکتبہ صدیقیہ، نور محل روڈ، بہاولپور)

جس طرح دیوبندیوں نے مولانا نور بخش توکلی کی کتاب ''سیرتِ رسولِ عربی'' میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کے نام کے ساتھ درج کلمۂ ترحیم کی علامت ''ؒ'' دیکھ کر یہ استدلال کیا ہے کہ ''مولانا نور بخش توکلی صاحب مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کو مسلمان سمجھتے تھے'' (معاذ اللہ) بالکل اسی طرح یہ کہنا بھی درست ہے کہ ''مولوی قاری سمیع الرحمان دیوبندی صاحب گستاخِ رسول ولید بن مغیرہ کو مسلمان سمجھتے ہیں اسی لیے ان کی کتاب میں اس گستاخ کے نام کے ساتھ 'رضی اللہ عنہ' کی علامت ''ؓ'' لکھی گئی ہے''۔ جو جواب دیوبندی اپنے مولوی کی صفائی میں پیش کریں گے وہی ہماری طرف سے سمجھ لیا جائے۔ ماھو جوابکم فھو جوابنا۔

دیوبندی اعتراض کا دوسرا الزامی جواب

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کا سیدی اعلیٰ حضرت کے نام کے ساتھ ''رحمۃ اللہ علیہ'' کا دعائیہ کلمہ لکھنا:

اعلیٰ حضرت کے شدید معاند اور حاسد ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی (مؤلف مطالعہ بریلویت) کی کتاب ''آثار التنزیل'' میں سیدی اعلیٰ حضرت کا نام گرامی یوں لکھا ہے ''مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ'' (صفحہ ۱۰۵ مطبوعہ ناشرانِ قرآن لمیٹڈ، اردو بازار، لاہور۔ بار سوم ۱۹۸۱ء)

قارئین! مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کے نام کے ساتھ

کلمۂ ترحیم رحمۃ اللہ علیہ کی علامت ''ؒ'' کی بنا پر مولوی قاسم نانوتوی کو مولانا نور بخش توکلی کی نظر میں مسلمان گردانتے والے دیوبندیوں کے اصول کے مطابق ثابت ہوا کہ ''ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے سیدی اعلیٰ حضرت کے نام کے ساتھ کلمۂ ترحیم رحمۃ اللہ علیہ کی علامت ''ؒ'' لکھ کر آپ کو مسلمان تسلیم کر لیا ہے''۔

کتاب ''سیرتِ رسولِ عربی'' میں کاتب کی غلطی کو بنیاد بنا کر مولوی قاسم نانوتوی کو مولانا نور بخش توکلی کے نزدیک مسلمان ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرنے والے دیوبندی ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور مولوی سمیع الرحمان دیوبندی کا دفاع کیسے کریں گے؟

دیوبندی اعتراض کا پہلا تحقیقی جواب

''انوارِ آفتابِ صداقت'' جلد اوّل پر حضرت مولانا نور بخش نقشبندی توکلی کی تقریظ:

مولانا نور بخش توکلی اپنی تقریظ میں تحریر فرماتے ہیں ''حامداً ومصلیاً ومسلماً! امابعد! خاکسار نے ''انوارِ آفتابِ صداقت'' مصنفہ مولانا مولوی حاجی قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی کو متعدد مقامات سے دیکھا، مصنف نے ہر جگہ عقیدۂ اہلِ سنت وجماعت کے ثبوت میں دلائلِ واضحہ وبراہینِ قاطعہ پیش کیے ہیں اور ان مسائل پر قلم اُٹھایا ہے جن کی تردید اس زمانۂ پُر آشوب میں نہایت ضروری ہے فرقۂ وہابیہ نجدیہ کی تردید میں یہ مجموعہ بڑا کارآمد ہے، اللہ تعالیٰ مصنف کی اس عرق ریزی کو درجۂ قبولیت عطا فرمائے اور اسے مخالفین کی ہدایت اور موافقین کی تقویتِ ایمان کا ذریعہ بنائے۔ بجاہ حبیبہ سیدنا ومولانا ووسیلتنا فی الدارین محمد ن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حررہ العبد العاصی الفقیر التوکلی نور بخش الحنفی النقشبندی۔ ناظم التعلیم دار العلوم نعمانیہ ومدیر رسالہ ماہوار انجمن نعمانیہ ہند، لاہور۔ یکم شعبان ۱۳۳۸ھ''

(انوارِ آفتابِ صداقت، جلد اول صفحہ ۵ مطبوعہ میر امیر بخش اینڈ سنز، تاجرانِ کتب، کشمیری بازار، لاہور۔ ایضاً، جلد اول صفحہ ۷ ناشر ملک سراج الدین اینڈ سنز، پبلشرز، تاجرانِ کتب، کشمیری بازار، لاہور۔ ایضاً، جلد اول صفحہ ۷ مطبوعہ کتب خانہ سمنانی، اندر کوٹ، میرٹھ۔ ایضاً، جلد اول صفحہ ۴۶، ۴۷ مطبوعہ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ، یوپی۔ ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء)

''انوارِ آفتابِ صداقت'' جلد دُوم پر حضرت مولانا نور بخش نقشبندی توکلی کی تقریظ

''حامداً ومصلیاً ومسلماً، امابعد تیرہویں صدی ہجری کے اوائل میں عرب شریف کے ملحق عراق کے صوبہ نجد سے مطابق خبر حضور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فتنۂ وہابیہ کا ظہور ہوا، یہ فتنہ پھیلتے پھیلتے مرضِ متعدی کی طرح ہندوستان میں بھی آپہنچا، اس فرقہ کے لوگ اپنے آپ کو موحدِ حقیقی اور باقی سب مسلمانوں کو مشرک سمجھتے ہیں اور اپنی تصانیف میں کھلے الفاظ میں اس امر کی تصریح کرتے ہیں بلکہ اپنی تصانیف کے ناموں میں بھی اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں، چنانچہ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے اپنی

کتاب کا نام ''اثبات التوحید'' رکھا تھا اسی کی اتباع سے پنجاب میں حکیم مولوی محمد حسین قریشی ایمن آبادی نے اپنی کتاب کا نام ''اثبات التوحید'' رکھا ہے، موخر الذکر کتاب کو حکیم صاحب نے مولانا مولوی حاجی قاضی فضل احمد صاحب حنفی نقشبندی پنشنر کورٹ انسپکٹر کی مشہور اور جامع کتاب ''انوارِ آفتابِ صداقت'' کے جواب میں لکھی ہے جس میں عقائدِ وہابیہ کی تفصیل اور تردید درج ہے جناب قاضی صاحب موصوف نے جواب الجواب میں یہ کتاب ''، فضل الوحید'' لکھی ہے فقیر نے ہر سہ ۳ کتب کو متعدد مقامات سے دیکھا ہے ''فضل الوحید'' میں ''اثبات التوحید'' کا ردِّ بلیغ ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ حکیم صاحب کے پاس ''انوار'' کے دلائل اور براہین کا حقیقت میں کوئی جواب نہیں، اس پُر آشوب زمانے میں اہلِ اسلام کے لیے جناب قاضی صاحب کی دونوں کتابوں کا مطالعہ ازبس مفید اور ضروری ہے اور فقیر دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس سعی کو مشکور فرمائے اور اس کو مخالفین کی ہدایت اور موافقین کی تقویتِ ایمان کا ذریعہ بنائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ حبیبہ سیدنا ومولانا ووسیلتنا فی الدارین محمد والہ واصحابہ واتباعہ اجمعین آمین یا رب العالمین ۷ اشوال ۱۳۴۵ھ''

(انوارِ آفتاب صداقت جلد دوم صفحہ ۱۲، ۱۳ مطبوعہ ناشر ملک سراج الدین اینڈ سنز، پبلشرز، تاجرانِ کتب، کشمیری بازار، لاہور)

مولانا نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ کی ''انوارِ آفتابِ صداقت'' کی تائید میں لکھی گئیں ان باطل شکن تقاریظ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ آپ تکفیر دیوبندیہ کے قائل تھے کیونکہ ''انوارِ آفتابِ صداقت'' کی جلد اول کے آخر میں سیدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت مولانا مفتی الشاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی کی کتابِ مستطاب ''حسام الحرمین'' کا خلاصہ، نام بنام اکابرِ دیوبند مولوی رشید گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی خلیل انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی کی تکفیر اور دیوبندی کتاب ''المہند'' کا رد کیا گیا ہے۔

دیوبندی اعتراض کا دوسرا تحقیقی جواب

مولوی ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب نے ایک اصول بیان کر کے دیوبندیوں کی ساری کاروائی پر پانی پھیر دیا ہے۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ کسی نے ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی سے سوال کیا کہ آپ کے رسالہ ''دعوت'' میں حضرت علی کے نام کے ساتھ ''علیہ السلام'' لکھا جاتا ہے حضرت ابوبکر صدیق کے نام کے ساتھ ایسا کیوں نہیں لکھا جاتا؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں: ''آپ نے ''دعوت'' کے جن پرچوں میں حضرت علیؓ کے نام کے ساتھ ''علیہ السلام'' آپ کے لیے لکھا دیکھا ہے وہ کاتب کی غلطی ہے ادارے کی نہیں، کاتب لوگ عام طور پر صاحبِ علم نہیں ہوتے اور جہاں کسی بزرگ یا شخصیت کا نام آجائے وہیں اپنی طرف سے کچھ نہ کچھ تعظیمی الفاظ لکھ دیتے ہیں۔''

(عبقات جلد اول صفحہ ۹۰ مطبوعہ محمود پبلیکیشنز، اسلامک

ٹرسٹ، جامعہ اسلامیہ محمود کالونی، لاہور)

ڈاکٹر صاحب کے اس جواب سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ ان کے نزدیک کاتب عام طور پر صاحب علم نہیں ہوتے، خود بخود کسی شخصیت یا بزرگ کے نام کے ساتھ القابات لکھ دیتے ہیں، اس لیے یہ کہنا درست ہے کہ مولانا نور بخش توکلی کی کتاب میں تقیہ باز دیوبندی کاتب نے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کے نام کے ساتھ '' '' کا اضافہ کر دیا تھا۔

ابن تیمیہ، محمد بن عبدالوہاب نجدی اور مولوی اسماعیل دہلوی قرن الشیطان کے سلسلے کی کڑیاں ہیں: مولانا نور بخش توکلی

۱۔ ''سیرتِ رسولِ عربی'' کے آخر میں مولانا نور بخش توکلی نے مسئلہ انکارِ توسل میں دیوبندی فرقے کے بزرگ ابن تیمیہ کا رد کیا ہے۔ اس کے علاوہ ابن تیمیہ کے رد میں کتاب ''سرگزشت ابن تیمیہ'' لکھی جس کے شروع میں لکھتے ہیں: ''امابعد! فقیر نور بخش آپ برادرانِ اہلِ اسلام کی خدمت میں گزارش پرداز ہے کہ ہمارے ملک میں کچھ عرصہ سے ابن تیمیہ کے بعض رسائل و کتب اور ان کے اردو تراجم شائع ہو رہے ہیں جن سے غرض عامۂ مسلمین میں اس کے خاص مسائل کی اشاعت ہے ان ہی مسائل کے سبب سے اس کی زندگی کا ایک حصہ جیلوں میں گزرا اور مسلمانوں میں ایک فتنہ برپا ہو گیا جو علماء و حاکمِ وقت کی سعی سے دب گیا مگر صدیوں بعد وہی فتنہ نجد میں نمودار ہوا، جہاں سے حسب ارشاد مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم شیطان کا سینگ نکلا، اس قرن الشیطان کی سرپرستی میں اس فتنہ نے بڑا زور پکڑا اور رفتہ رفتہ ہندوستان بھی پہنچ گیا آخر کار ہوا جو ہوا۔ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ اس سلسلے کے اکابر علماء یہ ہیں۔ ابن تیمیہ (متوفی ۷۲۸ھ)۔ اس کے شاگرد ابن القیم (متوفی ۷۵۱ھ) اور ابن عبد الہادی (متوفی ۷۴۴ھ) محمد بن عبدالوہاب نجدی (متوفی ۱۲۰۶ھ) مولوی اسماعیل دہلوی نام نہاد شہید (متوفی ۱۲۴۷ھ) اور محمد بن علی شوکانی (متوفی ۱۳۵۰ھ) ان کے علاوہ داؤد ظاہری (متوفی ۲۷۰ھ) اور ابن حزم ظاہری (۴۵۶ھ) بھی اسی سلسلہ کی بالائی کڑیاں ہیں مگر ابن تیمیہ سب سے مشہور ہیں، ہندوستان میں اس وقت بھی بعض تیمی مشرب لوگ موجود ہیں جنہیں وہابیہ یا غیر مقلدین کے نام سے پکارا جاتا ہے یہ لوگ اپنے عقائدِ باطلہ کی تبلیغ میں سرگرم رہتے ہیں''

(سرگزشت ابن تیمیہ صفحہ ۵، ۶ مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور۔ ۲۰۰۰ء)

اس اقتباس میں مولانا نور بخش توکلی نے دیوبندیہ وہابیہ کے امام مولوی اسماعیل دہلوی کو بھی ابن تیمیہ، محمد بن عبدالوہاب کا پیروکار اور قرن الشیطان قرار دیا ہے اس لیے دیوبندیوں کا یہ کہنا کہ اُنہوں نے (قرن الشیطان مولوی اسماعیل دہلوی کے پیروکار اور اس کو اپنا مقتدا ماننے والے) مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کے لیے دعائیہ کلمہ لکھا ہے سراسر غلط ہے۔

۲۔ اخبار ''الفقیہ امرتسر'' کے مارچ ۱۹۴۴ء سے مئی ۱۹۴۴ء تک کے شماروں میں آپ کا ایک مقالہ قسط وار بعنوان ''محمد بن عبدالوہاب نجدی اور قصیدہ بُردہ شریف'' شائع ہوا جس میں آپ نے وہابیوں کی

خوب درگت بنائی۔

۳۔''الاقوال الصحیفہ''، مولوی ابوالقاسم بنارسی غیر مقلد وہابی کی کتاب کے رد میں ہے۔

ان تمام حقائق سے یہ بات واضح ہے کہ مولانا نور بخش توکلی، مولوی اسماعیل دہلوی کی تمام ذُرّیات (چاہے وہ دیوبندی کہلواتے ہوں یا غیر مقلد وہابی) کے مخالف تھے۔

دیوبندی حضرات سے ایک مطالبہ

دیوبندی مولانا نور بخش توکلی کی ایسی تحریر پیش کریں جس میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب ''تحذیر الناس'' میں درج انکارِ ختم نبوت پر مشتمل عبارات کو کفریہ نہ کہا گیا ہو بلکہ ان (کفریہ عبارات) کی تائید کی گئی ہو اور اگر یہ ثبوت پیش نہ کرسکیں تو پھر ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب کے بیان کردہ اصول کے مطابق مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کے نام کے ساتھ ''رحمۃ اللہ علیہ'' کی علامت ''ؒ'' کو کاتب کی غلطی قرار دیا جائے، یہ یاد رہے کہ یہ جواب دیوبندی مولوی کے بیان کردہ اصول کے مطابق دیا گیا ہے، اس لیے اگر کوئی دیوبندی جواب دینا چاہے تو یہ بات ذہن نشین رکھے کہ اُس کا جواب کسی بھی طرح دیوبندی مذہب سے متصادم نہ ہو۔

مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی، دیوبندی علماء کے فتاوی کی زد میں:

دارالعلوم دیوبند سے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی پر فتوی کفر:

دیوبندیوں کے مرکز ''دارالعلوم دیوبند'' سے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کے کفر کا فتوی جاری ہو چکا ہے، چنانچہ عامر عثمانی دیوبندی لکھتے ہیں: ''ایک شخص نے مولانا نانوتوی کی کتاب ''تصفیۃ العقائد'' سے دو عبارتیں دو مختلف صفحوں سے بغیر کسی تغیر وتبدل کے لیں اور مفتیانِ دیوبند کی خدمت میں بغیر مصنف کا نام لکھے بھیج دیں۔ مفتیانِ دارالعلوم نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، کھٹ سے فتویٰ جو دیا کہ ان عبارتوں کا مصنف گمراہ، کافر ہے اور اس کا نکاح فاسد ہوا، دوبارہ نکاح کرے۔ گویا دوبارہ نکاح نہ کیا تو آگے کا سلسلۂ نسب فاسد ہو جائے۔'' (ماہنامہ ''تجلی'' دیوبند۔ ماہِ مئی ۱۹۵۶ء صفحہ ۱۳)

اس کے کچھ سطر بعد عامر عثمانی دیوبندی، قاری طیب دیوبندی کو مخاطب کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں: ''خود آپ کے مفتیوں نے آپ ہی کے مقتدائے اعظم حضرت نانوتویؒ کی عبارتوں پر کفر کا فتوی رسید کردیا'' (ماہنامہ ''تجلی'' دیوبند ماہِ مئی ۱۹۵۶ء صفحہ ۱۳)

مولوی عنایت اللہ دیوبندی نے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب'' آبِ حیات'' جوتوں پر ڈال دی: مولوی عبدالجبار سلفی دیوبندی۔

> مولوی عبدالجبار سلفی دیوبندی نے مولوی عنایت اللہ شاہ دیوبندی کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے ''کشمیر کے ایک علاقہ ڈھڈیال میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کی کتاب '' آبِ حیات'' کو شاہ صاحب نے جوتیوں پر ڈالا تھا۔''

(سوط العذاب صفحہ ۵ ناشر ادارہ مظہر التحقیق کھاڑک ملتان روڈ، لاہور)

مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کا موقف قرآن وحدیث کی نصوص کے خلاف ہے: مولوی محمد حسین نیلوی دیوبندی

مولوی محمد حسین نیلوی دیوبندی نے اپنی کتاب "ندائے حق" میں لکھا ہے: "انبیائے کرام کے حق میں مولانا نانوتوی قرآن وحدیث کی نصوص و ارشادات کے خلاف "جمالِ قاسمی" ص 15 میں فرماتے ہیں "ارواحِ انبیاء کرام علیہم السلام کا اخراج نہیں ہوتا" اب حضرت نانوتوی کے متعلق کیا فتویٰ دیں گے؟"

(ندائے حق جلد اول صفحہ 721)

ایک اور جگہ لکھا ہے:

"حضرت نانوتوی کا یہ نظریہ صریح خلاف ہے اس حدیث کے جو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں نقل فرمایا ہے۔"

(ندائے حق جلد اول صفحہ 636)

اگر مولوی قاسم نانوتوی موت کے معروف معنی کے منکر نہیں تو مرزائی بھی ختم نبوت کے منکر نہیں: مولوی محمد حسین نیلوی دیوبندی

مولوی محمد حسین نیلوی دیوبندی نے مزید لکھا ہے:

"حضرت نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ اس متعارف معنی کی رو سے موتِ نبی کے قائل ہیں یا موت کے کوئی اور معنی لے رہے ہیں اس معنی کو لے کر موت کا انکار نہیں ہوسکتا تو ختم النبیین کی بھی قادیانی تفسیر اختیار کر کے ختم نبوت کا انکار نہیں ہوسکتا۔"

(ندائے حق صفحہ 575)

مولوی محمد حسین نیلوی کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی نے موت کا بالکل الگ معنی مراد لیا، جس سے موت کا انکار لازم آتا ہے، اگر کوئی دیوبندی کہتا ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کے اس موقف سے موت کے معروف معنی کا انکار لازم نہیں آتا تو پھر قادیانی خاتم النبیین کی جو تفسیر کرتے ہیں اس کی وجہ سے ان کو بھی ختم نبوت کا منکر نہیں کہا جاسکتا۔

مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کا موقف قرآن وحدیث واسلاف کے خلاف ہے: مولوی سجاد حسین دیوبندی

دیوبندی عالم احمد حسین سجاد بخاری فاضل دیوبند سابق مدیر ماہنامہ "تعلیم القرآن" نے "اقامۃ البرہان" میں قاسم نانوتوی دیوبندی کے متعلق لکھا ہے: "حضرت مولانا قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند اس بات کے قائل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک آپ کے بدن مبارک سے خارج نہیں ہوئی بلکہ تمام بدن سے سمٹ کر قلب مطہر میں جمع ہوگئی ہے اور یہی آپ کی موت ہے"

اس کے ایک سطر بعد نانوتوی صاحب کے موقف پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا: "حضرت نانوتوی اس قول میں منفرد ہیں اور یہ ان کا مخصوص ذوق ہے موت کا یہ مفہوم کتاب وسنت میں کہیں مذکور نہیں۔ نہ صحابہ رضی اللہ عنہم نہ تابعین، آئمہ مجتہدین اور بعد کے علماء راسخین سے اس کا کہیں نام ونشان ملتا ہے، گویا حضرت نانوتوی کی اختیار کردہ رائے جمہور سلف وخلف اور جمہور امت کے خلاف ہے"۔ (اقامۃ البرہان صفحہ 21 مطبوعہ کتب خانہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار، راولپنڈی)